BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۵۔ رجب ۱۳۲۵ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۵۔ اگست ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۳۳)

چہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بہر عرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عہ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عہ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔ — صہ ر

معاونین درجہ دوم جنکو عہ۶ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔ — للعہ ر

عام قیمت پیشگی — سے ر

مابعد — للعہ ر

فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میان معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین اور ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ ۱۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ ای میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین اس کے بعد سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیت تہذیب کی دشمن ہے

پروفیسر نے لکس ایس آس ولڈ صاحب بہادر نے ایک کتاب بنام راز مشرق لکھی ہے جس میں پروفیسر صاحب نے سات اعتراض مذہب عیسوی پر نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اعتراض اول یہ ہے۔ کہ جب عیسائیت کو ترقی ہوئی تو جنوبی یورپ میں جو بہت بڑی مذہبی سلطنت قائم تھی وہ عیسائیت میں داخل ہونے کے سبب زوال پذیر ہو گئی۔ اعتراض دوم۔ جب عیسائیت کو یورپ میں خوب ترقی ہوئی تو اس کے سبب سے وسطی زمانہ کے وحشیانہ کام عملدرآمد میں آئے۔ اعتراض سوم۔ جب یورپ کی عیسائیت میں زوال شروع ہوا۔ تو اس زوال کی برکت سے شمالی یورپ میں تہذیب پھیلنی شروع ہوئی۔ اعتراض چہارم۔ آزادی اور سائنس نے جس قدر فتوحات حاصل کیں وہ سب عیسائیت کے ساتھ سخت مقابلہ کر کے اور عیسائیت کو خوفناک شکست دیکر اسے حاصل ہوئیں۔ اعتراض پنجم۔ عیسوی مذہب کے اصول ہیں کہ وہ ہمیشہ ملکی اور قومی ترقی اور اصلاح کی مخالفت ہی کرتے رہے ہیں۔ اعتراض ششم۔ پولیٹیکل اور علمی آزادی کے حق کے ہمیشہ دشمن ہمیشہ ہی لوگ رہے ہیں جو انجیل کے ... میں اعتراض ہفتم عیسائی قوم ... کے ... قوم نے انجیل کی پیروی نہ کی اس نے ترقی پائی اور جو انجیل کی دیندار تھی وہ ہمیشہ تنزل میں رہی۔

ان ساتوں اعتراضات کو پروفیسر صاحب موصوف نے نہایت تفصیل کے ساتھ ایک ایک باب میں تاریخی شہادت کے ساتھ قائم کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی عیسوی دین پر پکا ہونے کے سبب سے نہیں ہے۔ بلکہ عیسوی دین کو حقارت اور نفرت سے دیکھنے کے سبب حاصل ہوئی ہے۔

کاش! کہ ایسے دانا پروفیسر بجائے مشنریوں کے ہندوستان میں بھیجے جایا کریں۔

پیارے ہندوستان ... مسلمانوں کے دھوکہ میں آ کر ... سارا یورپ عیسائی ایمانداروں سے بھاگا پڑا ہے۔ کوئی دانا آدمی یورپ میں ہو یا ہندوستان میں تثلیث اور کفارہ کی بے ہودگی پر ایمان نہیں لا سکتا۔

قیامت

ڈبلیو ایم ھیسٹر صاحب ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس بات کو اچھی طرح سے آزما کر دیکھ لیا ہے اور بار بار مشاہدہ کیا ہے۔ کہ مقناطیسی سوئی مشرق کی طرف ہٹتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جب یہ ہٹتے ہٹتے مغربی کونے تک پہنچ گئی۔ تو زمین جھٹکا کر دوسری طرف کو پھرے گی اور یہ جھٹکا ایسا سخت ہوگا۔ کہ تمام زمین کے پہاڑ اور آب تہ وبالا ہو کر تمام جاندار فنا ہو جائیں گے۔ اور کوئی انسان زندہ باقی نہ رہے گا۔

اس زمانہ کے دہریہ طبع لوگ انبیاء کے زمانے پر تو قیامت کے قائل نہیں ہوتے۔ مگر امید ہے۔ کہ اس بات کو سنکر ذرا کان دبا دیں گے۔

سبت کے دن مزدور

امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ یہودیوں کے درمیان سبت کے احکام نہایت سخت تھے۔ اگر سبت کے دن کوئی شخص مزدوری کرتا۔ تو وہ آگ میں جلایا جاتا تھا۔ اسی کے مطابق عیسائیوں کا عملدرآمد ہے۔ سبت کے دن تمام دکانیں وغیرہ بند کر دی جاتی ہیں اور کوئی مزدور مزدوری نہیں کر سکتا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ خود گرجا کے اندر عین اسی دن مزدوری کا کام کھلا رہتا ہے گیت گانے والے اور باجا بجانے والے گرجے کے اندر سبت کے دن مزدوری پر رکھے جاتے ہیں خود پادری صاحب جو وعظ سنانے آتے ہیں وہ بھی اجرت پر آتے ہیں اور بعد وعظ کے جب تک پادری صاحب کو مبلغ ... ڈالر اسی اتوار کے دن دے نہ دئے جاویں پادری صاحب پادری صاحب وہاں سے ٹلتے نہیں یہ مزدوری نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر اتوار کے دن مزدوری گناہ ہے تو خود پادری صاحب کیوں مزدوری کرتے ہیں اور اگر پادری صاحب کے پیٹ میں کباب اور شراب کا پڑنا ضروری ہے تو ایک غریب مزدور کے پیٹ میں سوکھی روٹی کا ٹکڑا جانا کیوں ضروری نہیں پادری صاحب دوسروں کے حق میں سبت کے معاملہ میں ایسی سختی کرتے کہ خواہ مخواہ غریب لوگوں پر مقدمات بنائے جاتے ہیں حالانکہ مسیح مسیح خود ...

وصیت کنندہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

برادران! السلام علیکم۔ ذیل کے امور پر ضرور وصیت کرنے کے وقت توجہ فرما لیا کریں۔

۱۔ اگر وصیت جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہے۔ تو اس میں یہ نہ لکھا جاوے۔ کہ میں اس جائداد کو بحق صدر انجمن احمدیہ وقف کرتا ہوں۔ صرف یہ لکھدینا کافی ہے۔ کہ میں نے اپنی جائیداد کے اس قدر حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کر دیا ہے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہے۔ کہ وہ اغراض انجمن کی تکمیل کے لئے جائیداد وصیت کردہ کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ لفظ وقف بہت ہی قانونی نقصوں کا موجب ہے۔ حتی الوسع لفظ وقف کا ذکر وصیت میں نہ کیا جاوے۔

۲۔ جو دوست صاحب اراضیات زرعی ہیں اور بالعموم وہ بدقسمتی سے محض ... کے ماتحت ہوں گے۔ اگر ان کے قبضہ میں پیدا کردہ جائیداد بھی ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ کل جائیداد کا کوئی حصہ بحیثیت مجموعی ہبہ یا وصیت کریں وہ اپنی جائداد کا کل اندازہ لگا کر اور اس میں سے جسقدر حصہ وہ وصیت کرنا چاہیں الگ کر کے اپنی پیدا کردہ جائیداد اس سے اس قدر الگ کر کے اس کے متعلق وصیت کر دیں۔ پیدا کردہ جائیداد کو ہبہ وصیت کرنے کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

۳۔ اگر اراضی یا جائیداد سکنی وغیرہ مختلف ہو۔ تو بجائے اس کے کہ ہر ایک جائیداد کا خاص حصہ وصیت ہو۔ بہتر ہے کہ کل جائیداد کا حساب لگا کر ایک خاص جائیداد وصیت کے لئے الگ کر دیا جاوے اس میں بہت آرام ہے۔

۴۔ جائیداد غیر منقولہ کے عوض میں بھی اگر غیر منقولہ جائیداد دی جاوے۔ تو آئندہ ورثاء کو گویا ابتلاؤں سے محفوظ رکھنا ہے۔

یہ چند امور بطور مشورہ میں نے لکھے ہیں اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ مسودہ وصیت لکھنے سے پہلے اگر بذریعہ خط اپنے ارادہ سے مجھے براہ راست یا نائب ناظم صاحب مقبرہ بہشتی کو اطلاع دیدی جاوے اور ساتھ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ کیا وصیت کرنے کا ارادہ ہے۔ تو پھر مسودہ ہماری طرف سے نمونہ ہو کر آئندہ کی خط وکتابت سے نجات ہوگی۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ سیکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان

دیگر یورپین سلطنتین

انگریزون کی سلطنت ہمارے واسطے ایک رحمت اور برکت اس لحاظ سے تو ہے ہی کہ وہ ایک مہذب اور منصف مزاج قوم کی سلطنت ہے۔ لیکن یورپ کی دیگر مہذب سلطنتین جو سلوک اپنی اسلامی رعایا کے ساتھ کرتے ہین اگر اس کو دیکھا جاوے تو یہ تو اس برکت کی شکرگزاری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ افریقہ یا آسٹریلیا یا ایشیا مین جہان کہین دیگر یورپین سلاطین مسلط ہین۔ وہان سے مسلمانون کی حقوق تلفی کی شکائیت ہمیشہ اخبارون مین ہوتی رہتی ہے مگر حال مین بوسنیا و ہرزی گونیا کے جو حالات فرانس کی میگزین

بوسنیا

اسلامی دنیا نام سے ترجمہ کر کے مختلف ہندوستانی اخبارات مین چھاپے گئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یورپین تہذیب کے عین وسط مین بھی مسلمانون کے ساتھ کوئی نیک سلوک نہین کیا جاتا۔ بلکہ ہر طرح انہین کمزور اور جاہل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہان کی رعایا کا بہت حصہ تنگ آ کر وہان سے نکلا جاتا ہے۔ بوسنیا اور ہرزی گونیا آسٹریا کے صوبے ہین اور ترکی روم کی سرحد پر واقع ہین۔

میگزین اسلامی دنیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جدید مردم شماری جو بوسنیا اور ہرزی گونیا مین ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکون مین مسلمانون کی تعداد اس وقت ۵۸۷۱۲۸ ہے حالانکہ ۱۸۹۵ء مین ان کی تعداد (۵۴۸۶۳۲) یعنی اس عرصے مین چھتیس ۳۶ ہزار کے قریب ان کی مردم شماری مین اضافہ ہوا ہے اکثر مسلمان تجارت یا صنعت و حرفت مین مشغول رہتے ہین۔ بعض صاحب جائداد ہین یہ تمام مسلمان حنفی المذہب ہین جس وقت سے آسٹریا کی حکومت ان ممالک مین قائم ہوئی ہے ان کی تعداد مین بہت تنزل ہوا۔ بہت سے مسلمان اس حکومت کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہجرت کر گئے اس کا سبب تھا۔ کہ ۱۸۲۲ء مین مسلمانون مین اعلان کیا کہ وہ اپنے مذہب مین اور اپنی اولاد کو تعلیم دینے مین آزاد ہین اور ان کو گورنمنٹ کے کسی ایسے حقوق کی پابندی منظور نہین ہے جس سے ان کی مذہبی فیلنگ یا مذہبی احساس کو صدمہ پہونچے گورنمنٹ نے ان کی فیلنگ کی اور ان کی اغراض کی مطلق پرواہ نہین کی۔ مجبوراً انھون نے ہجرت اختیار کی ان ملکون کے مسلمان گورنمنٹ کے طریقہ حکومت سے ناراض رہتے ہین اس کا سبب یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانون کی خصوصیات کا مطلق لحاظ نہین کرتی رومن کیتھلک عیسائی جبراً مسلمانون کے بچون کو عیسائی بناتے ہین اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کی بازپرس نہین کیجاتی۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانون کی ناراضگی رفتہ رفتہ شورش کے درجہ تک پہونچ گئی اور انہون نے عام اعلان کیا کہ اپنے مذہب اور تمدنی معاملات مین گورنمنٹ کی دخل دہی کو پسند نہین کرتے کسی ایسے قانون کی پابندی پر مجبور نہین ہو سکتے جس سے ہماری مذہبی اور قومی فیلنگ کو صدمہ پہونچے۔

آسٹریا کی گورنمنٹ نے اس شورش کو رفع کرنے اور مسلمانون کی عرضداشت پر توجہ کرنے کے لئے جو سرکاری ممبر مقرر کئے انہین اور ان ممبرون مین جو ملکون کے مسلمانون کی طرف سے مقرر ہوئے تھے بہت بڑا اختلاف اس امر مین تھا کہ مسلمان ممبر چاہتے ہین کہ ان کو مذہبی مجلس کے ممبرون کو آسٹریا کی گورنمنٹ نامزد کیا کرے۔ بلکہ ان کا انتخاب اور ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کی طرف سے ہوا کرے مگر سرکاری ممبر اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے آسٹریا کی گورنمنٹ اس بات پر زور دیتی تھی کہ ہماری حکومت کے مسلمانون کو دوسری حکومت کے مسلمانون سے کوئی تعلق نہین رکھنا چاہیے مسلمانون نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ رومن کیتھلک پادری جو بوسینیا مین مقرر ہوتے ہین وہ آسٹریا کی گورنمنٹ کے مقرر کردہ نہین ہین بلکہ ان کو روم کا پوپ انتخاب کرتا ہے اور اسی کی طرف سے ان کی نامزدگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ارتھوڈاکس چرچ کے پادری جو ان ممالک مین ہین ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے ارتھوڈاکس چرچ کی طرف سے ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ ہمارے مذہبی علما اپنی طرف سے نامزد کرتی ہے اور ہم کو اس امر کی اجازت نہین دیتی کہ ان کا انتخاب ہم شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے کرائین اس رد و قدح کے بعد مسلمانون کا ایک ڈیپوٹیشن قسطنطنیہ مین پہونچا اور انہون نے ایک عرضداشت حضور سلطانی مین پیش کی اس کا مضمون یہ تھا کہ حضور اپنے ذاتی اثر سے اس مشکل کو حل فرماوین اور اسباب مین ہماری تائید و حمایت کرین۔

آسٹریا کی گورنمنٹ مسلمانون کی اس حرکت سے ناراض ہو گئی اور اس نے اعلان کیا کہ جو مسلمان قسطنطنیہ کے ڈپوٹیشن مین شریک ہین۔ وہ دوبارہ اپنے وطن کو واپس نہ آئین کیونکہ ان کے حقوق اس ملک مین ضائع ہو گئے ہین مجبوراً یہ مسلمان قسطنطنیہ مین رہ گئے اور اپنے وطن کو واپس نہین گئے اور اب سلطانی محکمون مین مختلف عہدون پر ملازم ہین یہ مہتم بالشان مسئلہ ان ممالک کے مسلمانون اور آسٹریا کی حکومت کے درمیان آج تک زیر بحث ہے۔

ان ممالک کے مسلمانون کی تعلیمی حالت یہ ہے کہ اب تک ان ملکون مین بہت سے ابتدائی مکتب جاری ہین جنہین معمولی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے سرکاری مدرسون مین بہت کم مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہین۔ البتہ بوسنہ سرائے کے سرکاری کالج مین بیس فیصدی طلبا مسلمان ہین اور اسی وجہ سے عیدین کو یہ کالج بند کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان طلبا اپنی مذہبی رسوم ادا کر سکین۔ وائنا (دار الحکومت آسٹریا) اور دیگر شہرون کے کالجون مین مسلمان طلبا کی تعداد ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیان چالیس ۴۰ سے زیادہ نہین تھی اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے جس پر نہائیت افسوس ہوتا ہے۔ بوسنہ سرائے کے مسلمانون نے ۱۹۰۲ء مین ایک انجمن قائم کی جس کا نام "انجمن غیرت" ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ غریب مسلمان طلباء کے لئے تعلیم پانے مین آسانیان پیدا کی جاوین اور ان کی مالی مدد کی جاوے۔

فرانس کے نامور میگزین "اسلامی دنیا" کے نامہ نگار نے جو حالات شائع کرائے ہین ان کو ہم یہان تک درج کر چکے ہین۔ اب ایک اور واقف نامہ نگار کے مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہین۔ جس نے آسٹریا کی حکومت کی ان کوششون اور سرگرمیون پر ایک نظر دوڑائی ہے جو اس نے مسلمانون کی حالت درست کرنے کے لئے اخیر پانچ سال مین کی ہین وہ لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا کی حکومت نے اخیر پانچ سال مین ایک سو ساٹھ مسجدین مسلمانون کے لئے تعمیر کرائی ہین قدیم طرز کے مکتبون کو از سر نو زندہ کیا ہے اور انہین طرز جدید کی روح پھونکی ہے۔

بوسنہ سرائے کی مسجدون مین گورنمنٹ کے حکم سے برقی روشنی کی جاتی ہے۔ مسلمانون کے اوقات مسلمانون کی کمیٹیون کی نگرانی مین ہین۔ ان اوقاف کی آمدنی مین سے جو رقم بچ رہتی ہے وہ بینک مین جمع کی جاتی ہے اور اس سے نئی مسجدین بنائی جاتی ہین اور پرانی مسجدون کی مرمت کی جاتی ہے۔

اس دوسرے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ اب مسلمانون کی حالت پر بہ نسبت پیشتر کے مہربان ہوتی جاتی ہے اور ان کی اصلاح اور ترقی کے کامون مین دلچسپی لینے لگی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریباً ۸ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - شرفنا بکلام منا

ترجمہ - ہمنے اپنے کلام سے مشرف کیا

۲ - شرفنا باکرام منا

ترجمہ - ہمنے اپنے اکرام سے مشرف کیا

۳ - سلام علیکم

۴ - انی مبشرک - ترجمہ میں بشارت دینے والا ہوں

۵ - ان اللہ معنا - ترجمہ - خدا ہمارے ساتھ ہے

۶ - انی مع اللہ - ترجمہ - میں خدا کے ساتھ ہوں

۱۳ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - عبرت بخش سزائین دی گئین

۲ - انی من الناظرین

ترجمہ - مین دیکھنے والون مین سے ہون

۳ - انی انزلت معک الجنة - مین تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے۔

۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء - آج ہمارے گھر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے - آگئے - عزت اور سلامتی -

چند استفسار برخط مولوی محمد حسین صاحب از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلیاً

حبی القدیم مولوی محمد حسین صاحب - آپکا محبت نامہ جو نہائت درجہ ایسا مشکوک اور ملکوک اور غلط در غلط تہا جسکی نسبت خود آپنے تحریر فرمایا ہے - کہ "اگر آپ اس کو پڑھ سکین تو درج اخبار کرین ورنہ واپس کرین - تا کہ مین نقل کرا کے ارسال کرون" الخ موصول ہوا - خاکسار کو بڑا تعجب ہوا کہ مولوی صاحب نے ایسا خط غلط در غلط ارسال ہی کیون فرمایا - جسکو واپس بھی طلب فرماتے ہین اور تعجب پر تعجب یہ ہوا کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ محض تسمیہ ہی نقد نہین کیونکہ ۱۲ جلد ۲۱ - اشاعة کا اسمین جا بجا حوالہ دیا گیا ہے جو ابھی تک شائع بھی نہین ہوا - پہر گہوڑا انحاس مول - اور اس لئے بہت ہی حیرانی ہوئی کہ مولوی صاحب نے خاکسار کے سوالات کا جواب ایسا ادھن من پسند انعنکبوت کیون عنائت فرمایا جسمین جواب تسمیہ ہی تسمیہ ہے اور نقد کچھ بھی نہین بہرحال خاکسار نے آپکے خط کو بخوبی پڑھ لیا - خواہ وہ آپکے نزدیک کیسا ہی مشکوک یا ملکوک تہا۔

~ بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش - من انداز قدت را مے شناسم - مگر مین ابھی نہ اس کا جواب لکھنا مناسب سمجہتا ہون جب تک حوالجات تسمیہ نقد وصول نہو جاوین اور نہ اس خط کا طبع کرانا مناسب ہے کیونکہ مبادا آپ خود ہی شکائت نہ کرین کہ میرا ایسا خط مشکوک کیون طبع کرایا ہان بالفعل واسطے استفسار و تعین چند امور مجملہ متنازعہ فیہا مندرجہ خط کے آپسے استفسار کر کر جناب کو تکلیف دیجاتی ہے - تا کہ آئیندہ خلط مبحث نہ ہو جاوے اور امور تنقیح طلب منقح ہو جاوین - استفسار اول - اگر تسلیم کیا جاوے - کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے اخبار وطن مین جسکی اصل عبارت ۱۲ جلد ۲۱ مین آئیندہ شائع فرماوینگے - ایمان و اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے لئے شرط نجات قرار دیا ہے - جس کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہو - مگر مولوی صاحب نص قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ کوئی نہ کوئی وقت بعد نزول قرآنی کے ایسا آنیوالا ہے جسمین آنحضرت صلعم کی دعوت عامہ کل زمین کے لوگون کو پہونچ جاویگی - قال اللہ تعالے - قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض ۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین وغیرہ وغیرہ معہذا اب اس زمانہ مین جو مصداق ہے لیظہرہ علی الدین کلہ کا - ڈاکٹر صاحب اور وطن اور جناب کو کونسی ایسی ضرورت واقع ہوئی ہے جو پرانے متکلمین کی طرح یہ تقسیم حال کے زمانہ کے لئے کی جاتی - ہے کہ جن کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہے ان کے لئے تو ایمان و اتباع آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی ہے اور جن کو نہین پہونچی ان کے لئے شرط نجات کی نہین - پھر یہ اس تقسیم کے لئے اولاً متبنیٔ صاحبون پر ضروری ہے کہ اس زمانہ مین کسی ایسی بستی کا وجود دکھلاوین جس مین دین اسلام بذریعہ کسی طرح ان کی موجودگی کے پہونچ چکا ہو ورنہ خاکسار تو اس مصرعہ کے پڑھنے کے لئے مجبور ہے کہ ~ خوئے بدرا بہانہ بسیار - استفسار دوم - دعوت اسلام پہونچ جانے کی حد مقرر فرمائی جاوے کہ کیا ہے کیا آپ صاحبون کے نزدیک جن لوگون نے ترجمہ قرآن مجید کا نہین پڑھا یا کسی واعظ اسلام کی مجلس مین نہین بیٹھے وے سب لوگ مصداق ہین اس کے کہ انکو دعوت اسلام نہین پہونچی اور ان کے لئے آپکے نزدیک ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی نہین - پس بجواب استفسار ہذا دعوت اسلام کے پہونچنے کی تحدید فرما دیجاوے کہ اس کی حد کیا ہے - استفسار سوم - علم مناظرہ مین جواب الزامی دینا اور مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا آپکے نزدیک اداب علم مناظرہ سے ہے یا نہین - بشق ثانی آپ کسی کتاب علم مناظرہ کے حوالہ سے ثابت فرما دین

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اب اللہ تعالی کے فضل سے صحت ہے - وہ فرماتے ہین کہ احباب بیمار پرسی کے خطوط کی بجائے دعا کر چھوڑین - خطوط کا پڑھنا اور جواب لکھنا موجب تکلیف ہے -

کہ مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا خارج از آداب علم مناظرہ ہے۔ مگر اندرین صورت آپ کو اکثر مناظرات مندرجہ قرآن مجید سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا۔ بلکہ بہت ایسی آیات بینات کی تکذیب کا الزام آپ پر عائد ہوگا۔ جس طرح آپ حضرت مرزا صاحب کے جوابہائے مسلمات خصم الزامی کو تکذیب کر رہے ہیں۔ و نعوذ باللہ منہ اور لیتق اول حضرت عیسیٰ یا کسی نبی کی توہین نعوذ باللہ کس مردود دیا کافر نے کی ہے۔ کلا و حاشا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین بلکہ مسلمات خصم سے جوابہائے الزامی دندان شکن بموجب آداب علم مناظرہ کے دیئے گئے ہیں اور پھر معہذا ہزاروں اشتہاروں میں اس امر کی تصریح بصراحت کھول کھول کر باعلان ہی کر دیگئی ہے پھر باوجود اس کے آپ جیسے مدعی حقیقت و حق گوئی کا ایسا الزام کسی پر قائم کرنا جس سے یا تو تکذیب صدہا آیات قرآنی کی لازم آتی ہو یا نصف علم مناظرہ کو ضائع کر دینا واقع ہوتا ہو۔ آپ ہی جیسے اہل فضل و علم کا کام ہے۔ ؎ اینکار از تو آید و مردان چنین کنند۔ افسوس کہ آپ کی ایسی ہی تحریروں نے سرحدی لوگوں اور ہز میجسٹی امیر کابل کو قتل نفوس زکیہ پر آمادہ کیا ہے کیونکہ جس مسئلہ کو وہاں کے عوام اور جہلا مسلمانوں نے مطابق اپنے خیال کے نہیں پایا اس کا قائل آپ کے اور ان کے نزدیک واجب القتل ہو گیا۔ حالانکہ وہ مسئلہ کتاب و سنت صحیحہ کا لب لباب ہے۔ جیسا کہ ما نحن فیہ میں محض خلاف و رخلاف الزام توہین حضرت عیسیٰ کا اپنے خیال میں لگا کر قتل نفوس زکیہ کا فتویٰ آپ نے لگا دیا اب فرمائیے کہ نقض امن عامہ خلائق کا آپ کی طرف سے واقع ہوا یا کسی اور کی طرف سے۔ جبھی تو ہز میجسٹی امیر تو اپنے نزدیک شاید کسی قدر اس جرم قتل سے دنیا میں بری بھی ہو جاویں تو ہو جاوے مگر آپ اس اعتراض سے ہرگز بری نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ تو آپ لوگوں کے فتوے کا تابع ہے نہ متبوع۔ پس اسی لئے مترجم انگریزی نے آپ کے منشاء کے بموجب صرف دعوی نبوت کو بھی داخل سبب قتل کا کر دیا ہے۔ پھر آپ خواہ مخواہ اس کی شکایت کیوں فرماتے ہیں۔ اور اگر آپ کا یہ منشاء نہیں ہے تو ہم درباالعزور بہت جلد اس غلطی کا ازالہ سول ملٹری میں بہت جلد کرایا جاوے کیونکہ مسئلہ قتل مومن کا فتویٰ نہایت نازک ہے۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا۔ الآیۃ

استفسار چہارم۔ آپ کا مضمون کفر دکا فر مندرجہ جلد چہارم اشاعۃ سنہ ۱۸ اور نیز ریویو براہین احمدیہ مندرجہ جلد ہفتم اشاعۃ سنہ ۸۴۔ اگر ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو کفر و جوب قتل سے بچاتا ہے اور بموجب آپ کے اقرار کے حضرت مرزا صاحب کو بھی سابق میں اسی مضمون نے بچایا تھا مگر اب یہ استفسار آپ سے ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف سے تو سالہا سال ہو گئے کہ صدہا اشتہارات میں اور نیز بدر کے اول ہی سرلوح پر ہر ایک ہفتہ میں بضمن دس شرائط بیعت کے بضمن اظہار اپنے مذہب حقہ اسلامی کے تمام دنیا میں نظم و نثر میں اشتہار دیا جاتا ہے اور نظم کا اول شعر یہ ہے۔ ؎ ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا۔ اور آخری شعر ان ۱۱ اشعار کا یہ ہے کہ ؎ یک قدم دوری ازاں عالیجناب ٭ نزد ما کفر است و خسران و تباب۔ اور پھر ہر ایک اس کے شعر میں اتباع کتاب و سنت کو ہی اپنے مذہب کا مرکز اور دارو مدار نجات کا قرار دیا گیا ہے اور ہماری طرف سے ہر ایک رسالہ اور کتاب میں بھی بدلائل قاہرہ اس امر کو ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب جناب سے ابھی تک نہیں ہو سکا پھر معہذا اس کی وجہ وجیہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو باوجود اس کے کہ اپنے تئیں رسول رحمۃ للعالمین و عیسیٰ نبی حقا وغیرہ وغیرہ قرار دے رہے ہیں اور ابھی تک بموجب آپ کے اقرار کے کوئی تاویل بھی انہوں نے اس کی نہیں کی۔ وہ تو آپ کے نزدیک پھر مسلمان ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب باوجود اعلان کرنے مرادات صحیحہ از مذکورہ بالا کے مرتد واجب القتل ہو گئے اگرچہ آپ نے ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی بطور ریہ کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ عطا فرما دیا ہے مگر استفسار تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو کچھ عذر آئندہ کو کریں گے وہ تو آپ کے نزدیک مقبول ہو جائیگا اور حضرت مرزا صاحب کی طرف سے جو دلائل قاہرہ کتاب و سنت کے اور نشانہائے آسمانی اور وجوہ موجہ نقلی و عقلی حقیت اپنی دعاوی کی نسبت پیش کرنے کے اور باوجود اشتہار و اعلان اس قسم کے مضامین کے۔ ؎ آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ٭ بادۂ عرفان از جام اوست

؎ آن رسولے کش محمد ہست نام ٭ دامن پاکش بدست ما مدام ٭ مہر او باشیر شد اندر بدن ٭ جان شد و با جان بدر خواہد شدن ٭ ہست او خیر الرسل خیر الانام ٭ ہر نبوت را برو شد اختتام ٭ ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ٭ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست ؎ من تسیتم رسول و نیا وردہ ام کتاب ٭ ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

وغیرہ وغیرہ کے مرتد واجب القتل ہیں ولنعم ما قیل ؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان برد۔ ؎ چون قلم در دست غدارے فتاد ٭ لاجرم منصور بردارے فتاد۔ استفسار پنجم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چراغ الدین جمونی کی طرح اگر ڈاکٹر صاحب مرتد ہو جاویں تو یہ سب آپ ہی کی فیض تقلید سے ہے یعنی مطلب یہ کہ نہ مرزا صاحب ان دعاوی کے بانی ہوتے اور نہ یہ لوگ مرتد ہو جاتے یہاں پر صرف یہ استفسار ہے کہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی وغیرہ وغیرہ جو مدعی نبوۃ ہو کر ہلاک و تباہ ہو گئے اور آنحضرۃ صلعم کے دعاوی کی حقیت تا فوقتاً دنیا میں ترقی پذیر ہوتی چلی گئی تو ان سب مرتدین کے دعاوی جو بعد دعوی نبوۃ خاتم النبین صلعم کے واقع ہوئے ہیں کس کے فیض تقلید سے تھی اگر حضرت صلعم کے فیض تقلید سے ہی تھی تو یہ تقلید تو قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ کے مصداق تھی وہ بیچارے ہلاک اور تباہ کیوں ہو گئے۔ جس طرح حضرت نبی کریم کی یوماً فیوماً ترقی ہوتی ہے اسی طرح ان کی ترقی ہوتی اور اگر اس ارتداد کا سبب کچھ اور تھا یعنی وساوس شیطانی بسبب حسد و بغض و حرص و تحصیل جاہ وغیرہ کے۔ تو پھر یہاں پر بھی ایسا ہی کچھ سمجھ لیجئے کیونکہ یہاں پر بھی ویسا ہی حال شر البشر واقع ہوا ہے وما العاقل تکفیہ الاشارہ دیکھو حقیقۃ الوحی کو۔ استفسار ششم۔ اگر تسلیم کیا جاوے کہ آپ نے سابق میں کسی اپنی تحریر یا تقریر زبانی میں بتصریح اس عقیدہ پرانے کا اثبات ظاہر نہیں فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی علیہما الصلوۃ والسلام اگر تلوار چلاویں گے مگر آپ نے تو اشاعۃ میں اس کا رد بھی نہیں فرمایا اور چونکہ آپ ایڈوکیٹ یا وکیل ان علماء اور نیز ان عوام کے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو کہ یہ عقیدہ کہتے تھے یا رکھتے ہیں اور انہیں علماء اور عوام کی سواہر آپ نے فتوی کفر نامہ پر ثبت کرائی تھیں تو اس وکالت سے بھی آپ کی یہ مفہوم ہوتا رہا کہ آپ کا بھی عقیدہ ہے مگر اب تو راز کھل گیا اور آپ نے ہمارا اصل الاصول مذہب کا اختیار فرما لیا گر بعد تامل بسیار کی ہو جیسا کہ کہا گیا ہے ؎ ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از تامل بسیار۔ پس چونکہ آپ اس عقیدہ مہدی خونی سے انکار ہی فرماتے ہیں تو اب ہم کو آپ سے اس بارہ میں بحث کرنا بھی ضروری نہیں ہے مگر یہ استفسار ہفتم ضروری ہے کہ آپ اور نیز ڈاکٹر صاحب بھی ضرور بالعزور اپنا اپنا عقیدہ حضرت مسیح بن مریم موعود کی نسبت اور خوب واضح طور پر تحریر کر دیں کہ آیا آپ کے نزدیک مسیح بن مریم اسرائیلی اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر بقید حیات ابتک زندہ موجود ہیں اور اسی جسم عنصری سے کسی زمانہ آخری میں نزول فرما کر اسلام کی اشاعت اور تائید فرماویں گے اور آیا ابھی تک اُن کے جسم اور جسمانی حالتوں میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہیں آیا الآن کما کان کے مصداق ہیں یا کیا جو کچھ آپ کا اور نیز ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ اس بارہ میں ہو اسکو واضح طور پر تحریر فرما دیویں تا کہ آئندہ گفتگو میں خلط مبحث واقع نہ ہو اور طوالت موجب ملالت ناظرین نہ ہو جاوے حضرت امام مہدی کی نسبت تو آپ نے ظاہر کر ہی دیا ہے کہ وہ اگر جہاد نہ کریں گے بلکہ نشانہائے آسمانی سے دین اسلام کی تائید کریں گے فنعم الوفاق اور آپ جو ہم سے اس بارہ میں حدیث صحیح بشرائط مندرجہ خط تحریر فرماتے ہیں وہ تو محض عکس القضیہ ہے جس کیلئے ایک کتاب حقیقت المہدی کا کیا ذکر ہے ۲۵ یا ۲۶ سال سے صدہا اشتہار اور رسائل اور کتب ہماری طرف سے تمام دنیا میں اسی مسئلہ کی تحقیقات میں شائع ہو چکی ہیں یہ تو خیال آپ کا سابق میں ہو گا یا آپ کے ان لوگوں کا خیال ہے جو ولیضعن الجزیۃ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ لا یقبل الا الاسلام او القتل ھکذا قالہ الخطابی ہداج دھاج۔ مصنف حضرت نواب صاحب جو آپ کے نزدیک مجدد بھی ہے چونکہ اس زمانہ امن و آسائش گورنمنٹ عالیہ ام اقبالہا میں ایسا اعتقاد باطل خلاف تعلیم الاسلام اور ضد ہدایات قرانی کا تھا اور یہ اعتقاد مذہب اسلام میں داخل ہو چلا تھا دیکھو اس قسم کی روایات غلط اکثر کتابوں میں مندرج ہو گئیں مثلاً یہ روایت ابو ہریرہ کی کہ سمعت رسول اللہ صلعم وذکر الہند فقال لیغزون الہند لکم جیش یفتح اللہ علیہم حتی یاتوا بملوکہم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبہم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم بالشام اخرجہ نعیم بن حماد۔ و این صریح است دراآنکہ مراد غزوہ ہند در زمان مہدی و عیسیٰ علیہما السلام است الی قولہ پس شبہ نیست کہ مراد بداں غزوہ اخرین ہند است کہ دراں ملوک او را گرفتار کردہ بیارند و اینچنین غزوہ تاحال نشان نداد۔ اندلس متعین شد کہ وقوع آن در آخر زمان خواہد شد واللہ اعلم۔ پھر اس کے آگے یہ روایت بھی موجود ہے کہ مسلم از مستورد روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم برپا شود قیامت و باشند روم بیشتر۔ از ہمہ کس مراد بروم درینجا نصرانیانند کہ قریب

الی اخاف اللہ رب العالمین الآیۃ۔ استفسار ہشتم۔ آپ کن کن علمائے ہندوستان کیطرف سے بشرطیکہ نیچری نہوں اس مسئلہ میں ایڈوکیٹ ہیں اُن جملہ علماء سے آپ دستخط اپنی وکالت کی نسبت کرا کر خاکسار کے پاس روانہ فرما دیجئے میں انشاء اللہ تعالیٰ بدر و الحکم میں بھی اس آپ کی وکالت کو شائع کرا دوں گا کیونکہ اس میں ہمارا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو اصل الاصول ہمارے مذہب کا ہے آپ کی معیت کے طفیل میں اس اصل الاصول میں انکی شرکت بھی ہو جاویگی۔ ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ اور داضح ہو کہ خاکسار نے دو کارڈ آپ کی خدمت میں روانہ کئے ہیں لیکن خاکسار کے پاس انکے جواب میں کوئی خط یا کارڈ نہیں آیا اطلاعاً عرض کیا گیا محصول پیرنگ کی نسبت جو آپ نے عذر تحریر فرمایا ہے اس کی کچھ ضرورت یا پروا نہیں تھی۔ مجھ کو آپ کا عنایت نامہ اگرچہ بیرنگ ہی ہو مگر بارنگ ہی معلوم ہوتا ہے۔ ضرب الحبیب لذید۔ پرانی دوستی جو ٹھہری۔ باقی آئندہ۔ راقم محمد احسن نزیل قادیان۔ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۶ء

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بچپن کی بیداری

مین ایک چھوٹی لڑکی ہون میری کیا بساط کہ کوئی مضمون لکہون مگر چونکہ میرے دل مین خدمت دین کا شوق ہے اس لئے اللہ تعالے سے توفیق مانگ کر اپنی چھوٹی بہنون کے لئے کچھ اپنے خیال ظاہر کرتی ہون یہ بات تو سب جانتے ہین کہ جن باتون کی عادت بچپن مین پڑ جائے اور جو خیالات ذہن نشین ہو جاوین ان کا اثر عمر بھر رہتا ہے اس لئے والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم اور تربیت کا بچپن مین بہت خیال رکھین تاکہ وہ بڑے ہو کر پکے مسلمان اور احکام شریعت کے پابند ہون۔ مگر اکثر والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم کی طرف سے بہت بے پرواہ رہتے ہین وہ خیال کرتے ہین کہ بڑے ہون گے تو آپ ہی سب کچھ آجائیگا مگر یہ غلطی ہے۔ جس بات کی بچپن سے عادت نہ ہوئی وہ بڑے ہو کر کب ہونے لگی۔ اسلامی احکام مین سب سے مقدم نماز ہے۔ مگر کتنے لوگ ہین جو بچپن مین نماز نہ پڑھنے کے باعث عمر بھر وقت پر نماز نہین پڑھ سکتے۔ مشکل سے مشکل کام کرنے مین ان کو اتنی الکس نہین آتی جتنی نماز پڑھنے مین بچپن مین بھی نماز پڑھنے مین سستی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اگر بچون کے لئے انعام مقرر کیا جائے کہ اگر تم چالیس روز برابر وقت پر نماز پڑہو گے۔ تو تمہین اتنا انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک میعاد ختم ہونے پر دوسری میعاد مقرر کر سکتے ہین۔ تو بچے خواہ مخواہ نماز وقت پر پڑہین گے۔ اس طرح ان کو عادت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور احکام کی نسبت خیال کرلینا چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بچے جس طرح بڑون کو کرتا دیکھین ویسے ہی خود بھی کرتے ہین۔ اس لئے بڑون کو چاہیئے وہ خود بھی مذہبی احکام کی پابندی کرین۔ اخیر مین اللہ تعالے سے دعا کرتی ہون کہ وہ ہمین نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقمہ ایک احمدی لڑکی

بدر کی عزت افزائی

اور نیز میرے نام بدر نمبر ۳۱ یکم اگست ۱۹۱۰ء کا نہین آیا جس کا مجھے نہایت غم ہے۔ کیونکہ آپ شائد نہ جانتے ہون گے کہ مجھے بدر سے کس قدر محبت ہے اور اس کا آنا میرے لئے کس قدر خوشی اور مسرت اور نہ آنا کس قدر غم کا موجب ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک پرچہ مذکور روانہ فرما دین۔ مین عنایت ہوگی۔ والسلام

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

بارہ کا مبارک عدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً
بگرامی خدمت اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض یہ ہے ایک رسالہ میرٹھ سے نکلتا ہے جس کا نام تحفہ محمدیہ ہے وہ رسالہ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ خاکسار کی نظر مین گذرا۔ اس مین عبارت ذیل درج ہے۔

مین ایک دن کتاب ناصر اللبیب فی اسرار الحبیب کو دیکھ رہا تھا کہ اس مین حضرت مولانا امام ابو یعقوب اسحاق متوفی ۲۳۸ ہجری نیشاپوری علیہ الرحمۃ کی طرف سے مناسبت اسرار الٰہیہ کے درمیان خداوند تعالے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار یار کبار رضی اللہ تعالی عنہم نے یون نقل کی ہے۔ کہ جس طرح لفظ (اللہ) تعالی کے چار حروف ہین۔ اسی طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چار ہی حروف ہین۔

(اولاً) جس طرح کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح تصدیق رسالت (محمد رسول اللہ) کے بھی بارہ حروف ہین۔

(ثانیاً) جس طرح حضرت محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق کے بھی بارہ ہی حروف ہین۔

(ثالثاً) جس طرح ابوبکر الصدیق کے بارہ حروف ہین اسی طرح عمر ابن الخطاب کے بھی بارہ حروف ہین۔

(رابعاً) پھر اسی طرح حضرت عثمان ابن عفان کے بھی بارہ حروف ہین۔

(خامساً) پھر اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب کے بھی بارہ حروف ہین۔ یہان پر روایت حضرت نیشاپوری کو ختم کیا گیا۔ بعد مین نماز عصر مین مشغول ہو گیا۔ مگر نماز مین بھی یہی مضمون میرے قلب پر رہا تو معاً میری آنکھون پھرنے لگا اور مجھے معلوم ہوا۔

(سادساً) نعمان ابن ثابت یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے بھی بارہ حروف ہین۔ بعد نماز اس کتاب کے حاشیے پر مین نے یہ عبارت نقل کر دی اور خیال ہوا کہ حضرت نیشاپوری کو یہ مناسبت صریحہ کیون نہ گذری اس کا باعث سوائے اس کے اور کچھ نہ معلوم ہوا کہ وہ شافعی المذہب تھے۔

(سابعاً) پھر ان اسرار الٰہیہ ونکات کے مطابق آیت شریفہ ولقد کتبنا فی الزبور الی آخرہ پر غور کی تو معلوم ہوا کہ اس میں کھلی مین بھی جس کا زمین کا وارث ہونا نیک صالحون کو فرمایا ہے۔ (ان الارض یرثھا) موجود ہے اس کے بھی اسی مناسبت سے بارہ ہی حروف ہین۔

(ثامناً) پھر جس مسجد کا وارث ہونا خدا تعالے کے حکم مین ہے اس کا نام المسجد الاقصیٰ ہے اس کے بھی بارہ ہی حروف ہین۔ اور مسلمانون کے قبلہ کا نام المسجد الحرام ہے اس مین بھی وہی حکمت اور سر ہے کہ اس کے بھی بارہ ہی حروف ہین۔

(تاسعاً) عبادی الصالحون کے بھی جو وارث قرار دئے گئے ہین ان کے بھی بارہ ہی حروف ہین۔

این صداقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار نے پڑھ کر شیخ غفور بخش صاحب احمدی کو جو اتفاقاً تشریف لائے تھے وہ عبارت دکھائی اور آپ نے بھی غور کرنا شروع کیا۔ ہم دونون کے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جناب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کے چار اصحاب کبار کے نام نامی مین بھی پہلے سے ہی یہی مناسبت موجود ہے اور ان اسماء گرامی مین بھی یہی نکتہ اور سر ہے اور ہر ایک اسم گرامی کے بارہ بارہ ہی حروف ہین۔

(مرزا غلام احمدؑ) (حکیم نور الدین) (مولوی کریم بخش) اصل نام مولوی صاحب کا جو والدین نے رکھا تھا۔ یہی تھا بعد مین بہ تغیر الفاظ انہون نے عبد الکریم پسند کیا۔ (مولوی محمد علی) (سید محمد احسن)

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار محمد الدین اپیلنویس سیالکوٹ۔

بیت الصدق

میرے دوستوں کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی۔ کہ عاجز نے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو حضرت مسیح موعود کے قدموں میں گذارنے کا ایک حیلہ اس صورت میں بھی کیا ہے۔ کہ اپنے واسطے ایک مکان سکونت کے لئے یہاں طیار کیا ہے اور درس قرآن شریف میں، دعا کرانے اور حضرت اقدس کی دعا اور اجازت کے بعد ۵۔ اگست [illegible]ء روز پیر کو ہم اس مکان میں داخل ہو گئے ہیں احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے خیر و برکت سے مشکور فرماویں میری عرض پر حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ بیت الصدق کا نام اس مکان کے واسطے موزون ہے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ایک پُرانا خط

تبدیلی مکان میں پرانے کاغذات کے درمیان مجھے ایک خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ملا ہے جو ان ایام کا ہے۔ جب کہ حضرت مولوی صاحب موصوف ہجرت کر کے قادیان آ چکے تھے اور عاجز ہنوز لاہور میں ملازم تھا۔ چونکہ یہ خط کئی ایک معارف سے پر ہے اس واسطے اُسے میں فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادر صادق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مولوی صاحب تو چند روز کے لئے سیالکوٹ تشریف لیگئے اور پیر سراج الحق صاحب خط و کتابت کا کام کرتے ہیں لیکن میرے جی میں آیا کہ حضرت اقدس کی ایک دو باتیں جن سے میرے دل کو خوشی اور میری رُوح کو تازہ ایمان نصیب ہوا مفتی صاحب کو سنا دوں۔ شاید اگر ان کو بھی خوشی ہو تو فتویٰ دیدیں۔ کہ یہ شخص دعا کے لائق ہے۔ اس لئے دعا کی جائے۔ پرسوں شام کیوقت ایک صاحب بٹالہ سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آجکل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ سب کچھ جو کر رہے ہیں اپنے لئے کر رہے ہیں۔ یعنی کتابوں میں اپنے ہی دعوے کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اسپر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پُر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے کہ سوائے ایک دو باتوں کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا۔ یہ اعتراض تو صرف ہمپر نہیں آتا سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا سب نے یہی کہا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتیں اٹھاتے تھے۔ بلکہ یہ کم فہمی ہے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس اپنے آپ کو منوانے میں ان کا مقصد اور مدعا کیا تھا۔ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ اسی طرح پر ہم جو اپنی تائید میں باتیں پیش کرتے ہیں تو اس سے ہمارا یہ مدعا ہوتا ہے۔ کہ اپنی پرستش کرائیں یا کوئی اپنا قبلہ قائم کریں یا اپنی نماز پڑھوائیں یا ہماری ساری کارروائیوں کا آخری مدعا اسلام کی طرف بلانا ہوتا ہے کیا ہم اپنی ذات کے لئے کچھ کر رہے ہیں یا جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ اسلام کے لئے کرتے ہیں جو نشان ہم دکھانے کا دعوے کرتے ہیں اس سے بھی مدعا اسلام کی ہی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس ہمارے اپنے دعوے کی آپ تائید کرنے کو وہ ہماری خود پسندی خیال کرتے ہیں اور خود اعتراض ٹھہراتے ہیں تو پہلے سورج اور چاند پر بھی وہی اعتراض کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے۔ کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ پہونچائی جاوے۔ تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو خود نمائی کرتے ہیں اور اپنا فخر دکھاتے ہیں کہ ہم میں یہ روشنی ہے اس لئے آؤ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جائیں۔ تا خدا تعالیٰ روشنی ہمیں کسی سیدھی طور پر پہونچائیں۔ نہ ایسی اشیاء کی وساطت سے جو خود اپنی بڑائی کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کس قدر حماقت ہے۔ کہ جن ذریعوں سے خدا تعالےٰ نے روشنی کو پہونچانا پسند کیا ہے۔ ان کو داخل شرک خیال کیا جاوے۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف خلقت کو بلانا چاہتا ہے۔ تو اپنے ہی ایک بندے کے ذریعہ سے کرتا ہے اور پھر جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے اس میں ہو کر کرتا ہے اور اس کا ہر فعل خدا تعالےٰ کے لئے ہوتا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ بر ہمؤوں نے بھی یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ تو ہوا مگر یہ ساتھ محمد الرسول اللہ کیسا لگا دیا ہے۔ فرمایا۔ ہم خود کیا ہیں۔ ہم زمین پر حجۃ اللہ ہیں ہم خدا تعالےٰ کے مجسم نشان ہیں۔ مگر کس کام کے لئے صرف اسلام کے لئے اور پیغمبر اسلام کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے سچے دین کی تائید کے لئے۔ ہماری سب کارروائیاں اسلام کیخاطر ہیں نہ اپنی ذات کے لئے۔ پھر فرمایا کہ اس کے علاوہ ان لوگوں کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دن رات جو دوسرے ادیان کے بطلان کی فکر میں ہیں۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا ہم نصیبین یا کشمیر آدمی اسی لئے بھیجتے ہیں کہ ہماری بڑائی ہو یا دین اسلام کی حقانیت روشن ہو۔

ایک دن سیر میں صبح کو فرمایا کہ میری نسبت براہین میں فبرّاہ اللہ مما قالوا۔ اور یہ کلارک والے مقدمہ کی نسبت ہے اور یہی لفظ یعنی تبرا کا سب جگہ قرآن شریف میں آیا ہے ایک حضرت موسےٰ کے لئے ایک حضرت یوسف کے لئے۔ حضرت موسےٰ پر ایک عورت نے قارون کے سکھلانے سے نعوذ باللہ زنا کا الزام لگایا تھا اور یہ اس عورت کا پہلا بیان تھا۔ پھر دوسرا بیان اس کا اس وقت ہوا۔ جب حضرت موسےٰ عدالت کی کرسی پر بیٹھے اور تمام لوگ حاضر تھے۔ اس دوسرے بیان میں اس عورت نے یہ کہا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا اور مجھے سکھلایا گیا تھا اور اسی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت موسےٰ بری ٹھہرائے گئے۔ خلقت کی طرف سے بھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کے حق میں پہلا بیان زلیخا کا تھا۔ کہ حضرت یوسف نے بُجا ارادہ اس کی نسبت کیا اور پھر دوسرا بیان اس وقت ہوا۔ جب حضرت یوسف کو بادشاہ نے قید خانہ سے بُلوا بھیجا تو انہوں نے انکار کیا کہ پہلے عورتوں سے پوچھو اس وقت زلیخا نے کہا۔ وما ابری نفسی۔ یعنی حضرت یوسف بری ہیں۔ یہاں بھی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت یوسف بری ٹھہرائے گئے۔ اب محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہاں ان دو صورتوں میں دوسرا بیان صحیح مان کر ان دو نبیوں کو بری ٹھیرایا گیا ہے تو افسوس ہے اس پر۔ کہ ہماری صورت میں کیوں انکار کرتا ہے۔

خاکسار محمد علی ۔ ۲۰ر اکتوبر

(غالباً یہ خط ۱۸۹۹ء کا ہے)

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا بیٹا محمد افضل تیرہ سال کی عمر میں فوت ہوگیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ملک صاحب کے واسطے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اور مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔

گذارش

اخبار بدر جس رنگ سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ احباب پر روشن ہے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تا حال ارسال نہیں فرمائی ان کے نام وی۔ پی کی [illegible]

قادیان کی آمد و رفت کے اوقات

منقول از جدید ٹائم ٹیبل ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے۔ بٹالہ سے قادیان تک یکہ میں آمد و رفت ہوتی ہے۔ جس پر فی سواری ۶ اور ڈاک کے یکہ کا نرخ مقرر ہے۔ سڑک کچی ہے۔

بٹالہ سے امرتسر جانے کے اوقات ریلوے صبح ۱۰ بجے

سہپر ۲ بجے

شام ۶ بجے

امرتسر سے دہلی کی طرف جانے کے اوقات دن کو ۱۲ بجے ۹ منٹ

سہپر ۵ بجے

رات ۹ بجے ۱۶ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیوں کو یہی گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

امرتسر سے لاہور وزیر آباد جہلم جانے کے اوقات دن کو ۱۱ بجے ۸ منٹ

سہپر ۳ بجے ۲۵ منٹ

شام ۷ بجے ۳ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیوں کو یہ گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

تمباکو نوشی کا انسداد

بعض ممالک میں تمباکو نوشی پر قانونی قیود عائد ہیں۔ مثلاً امریکہ کی بعض ریاستوں میں ۱۸ سال سے کم عمر والوں کے لئے تمباکو پینا ممنوع ہے۔ جاپان میں اس کے لئے عمر کی قید ۲۰ سال ہے بلکہ شہنشاہ مکاڈو کی قلمرو میں جن والدین کے نوجوان بچے تمباکو پیتے دیکھے جاتے ہیں انپر جرمانہ ہوتا ہے۔ علی ہذا ان دکانداروں پر جن کی نسبت یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انہوں نے بچوں کے ہاتھ تمباکو بیچا ہے۔ کیپ کالونی نے بھی اس جانب توجہ شروع کر دی ہے اور ۱۶ سال سے کم عمر کے بچوں کو تمباکو پینے پر سزا ملتی ہے۔ اس کی شکایت ہندوستان میں بھی ہے۔ کہ کم سن خصوصاً طلبائے مدارس میں تمباکو نوشی روز افزوں ہے۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ سے کوئی قانون وضع کرنے کی درخواست کی جائے۔ پہلے یہ مناسب اور آسان ہے کہ خود والدین اپنے بچوں کی نگرانی کریں اور دیگر افعال قبیحہ کی طرح انہیں تمباکو نوشی سے بھی بچانے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کے ہاتھ چونکہ زیادہ لمبے اور مضبوط ہیں وہ بھی اس بارہ میں اپنا فرض ادا کرے (پیسہ)

مشن سکولوں میں لڑکیوں کو بھیجنے کے نتائج

لندن مشن بائبل

دیمین ٹریڈنگ کی عورتیں شہر مدراس کی ایک ہندو لڑکی مسماۃ جگا تھن کو عیسائی کرنے کے لئے بھگا لی گئی ہیں۔ مسمات مذکورہ کے وارثوں نے ان مشنری مسس پر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں نالش دائر کر دی ہے۔ مگر ہمیں اس کارروائی کے سننے سے اس شیخ شیرازی کا آب زر سے لکھنے کے قابل یہ قول ؎

تو انگہ نہ بستی کہ سرچشمہ بود ۔ چو سیلاب شد باز بستن چہ سود

عجب کیفیت سے دل پر کھٹکتا ہے۔ جو ایسے ہی کوتہ اندیش سرپرستوں کی نسبت صادق آتا ہے۔ جو پہلے خوشی خوشی اپنی بہو بیٹوں کو مشنری مسوں کے پاس بھیجتے یا ان کارساز لیڈیوں کو کھلم کھلا اپنے گھروں میں آنے دیتے ہیں اور جب ان کا جادو ان کی سادہ لوح لڑکیوں پر اپنا کام کر جاتا ہے۔ تو پھر سر پیٹنے اور بے فائدہ ہاتھ پاؤں مارنے لگتے ہیں۔ ہندوستان میں جو لاکھوں دیسی لوگ اپنے آبائی دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو چکے اور ہو رہے ہیں وہ سب ایسی ہی سہل انگاریوں کے نتائج ہیں۔ اوائل میں معاملہ نافہم اور حقیقت ناشناس لوگ اس گھمنڈ پر کہ کیا زور سے گھول کر عیسائیت کا عقیدہ ہمارے یا ہماری بہو بیٹیوں کے دلوں میں بہا دیسکتی ہیں۔ ان میم صاحبوں سے راہ و رسم اور میل جول پیدا کرنا فخر اور تہذیب سمجھتے ہیں اور جب اندر ہی اندر چپکے چپکے پھوڑا پکتے پکتے علانیہ پھوٹ کر بہنے لگتا ہے تو پھر آنکھیں کھلتی ہیں مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

یہ مشنری لیڈیاں ہر داؤ اور حیلے سے غیر مذاہب والوں کو پھسلا کر عیسائی بنانے کے فن میں ابتدا ہی سے نہایت کامل ٹرینڈ ہو کر آتی ہیں پھر بھلا انہیں سیدھی سادھی اور سادہ خیال بھولی بھالی ہندوستانی لڑکیوں کو اپنی خوش پوشی آزادی اور خود سری کی مثالیں دے دلاکر باتوں ہی باتوں میں پھسلا لینا کونسی بڑی بات ہے۔ یہاں تو صرف سر جوڑ کر باتیں کرنے اور ملکر بیٹھنے کا موقعہ ہی ملنا چاہیئے۔ پس جو لوگ انہیں گھروں میں آنے یا اپنی مستورات کو ان کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں وہ دیدہ دانستہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے اور ؎

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
اے وائے من و دست من و دامن خویش

کے مصداق بنتے ہیں اور یہ موٹی سی بات نہیں سمجھتے۔ کہ مشنری میمیں محض اسی غرض سے اپنا ملک و دیس اور گھر بار خویش و اقربا چھوڑ چھاڑ کر ہزاروں کوسوں کی مسافت اٹھا اور سینکڑوں مصائب جھیل کر غربت اور تنہائی میں دیس بدیس پھر رہی اور لاکھوں روپے خرچ کر رہی ہیں کہ جہاں کہیں کوئی ان کو شکار ملے تو جھٹ اپنے ڈھب پر اس کو لے آئیں پھر ایک دو کیا بلکہ ہزاروں ان کے ہتھکنڈوں پر چڑھ کر اپنے خاندانوں کا روزمرہ ناک کاٹ کر ان کے ساتھ ہو لیا کریں۔ تو ان پر کوئی ملامت عائد نہیں ہو سکتی بلکہ تمام الزام ان سرپرستوں پر آتا ہے جو اپنی بہو بیٹیوں کو ان کی صحبتوں سے محفوظ رکھنے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم ۔ کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

الفاظ کی غلط فہمی

اکثر عربی کے الفاظ اردو زبان میں پائے جاتے ہیں اور اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اردو مانند عربی و فارسی زبان بھی مسلم ہے مگر اکثر الفاظ عربی کے اردو میں آکر بالکل مختلف معنی رکھتے ہیں اور کم از کم ملک ہندوستان میں جہاں اردو بولنے کا عام رواج ہے یا جن جگہوں میں اردو مادری زبان ہے وہاں اس قسم کے الفاظ سے اہل اسلام اور اہل ہنود کے مابین مذہبی عداوت تک آجکل نوبت پہنچ گئی ہے۔ مگر اس میں اہل اسلام کا کچھ قصور نہیں اگر ہے تو اس قدر صرف کہ اپنی مذہبی کتب کے تراجم میں ایسے الفاظ داخل نہ کرتے جن سے غیر کو ٹھوکر لگتی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردو میں بہتر الفاظ کی عدم موجودگی کے سبب ایسا ہو گیا ہے اہل ہنود کا یہ قصور ہے۔ کہ ایسے الفاظ کے معنوں کو اصل زبان کے محاورہ پر نہ پرکھا اب خواہ کچھ کہو اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ طرفین میں اس سبب سے ضرور ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس پر کچھ روشنی ڈالیں تاکہ انصاف پسند دلوں سے کدورت دور ہو بطور مثال کے اس وقت ہم ذیل کے صرف دس عربی الفاظ کو لیتے ہیں جو اردو میں بالکل ان معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے جن میں عربی زبان اور محاورہ میں ہوتے ہیں۔ قصد۔ قہر۔ مکر۔ شراب۔ عزیز۔ جبر۔ سبب۔ نفر۔ اب ہر ایک

کے معنی بقید زبان لکھے جاتے ہین جس سے اختلاف محاورہ کا پتہ مل جائے گا۔ قصد ۔ عربی مین سیدھا راستہ اور اردو مین ارادہ ۔ قہر ۔ عربی مین اعلیٰ طاقت جس سے صفت قہار نکلتی ہے ۔ جو خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے ۔ اردو مین زبردستی ہے ۔ مکر ۔ عربی مین جب خدا تعالیٰ برگزیدون کے مخالفون کی تدبیر کو ناکام کر دیتا ہے تو اس وقت یہ لفظ خدا کی تدبیر پر بولا جاتا ہے مگر مخلوق کی کل تدبیرون کے اقسام پر یہ لفظ فریب اور داؤ کے معنون مین استعمال ہوتا ہے اور اردو مین بھی دوسرے معنون مین ہمیشہ لیا جاتا ہے ۔ اسی لفظ کا ہم معنی لفظ کید ہے ۔ شراب ۔ عربی مین صرف پینے والی چیز کے واسطے آتا ہے مگر اردو مین ہمیشہ مشہور نشہ لانیوالی چیز ہے ۔ عزیز ۔ عربی مین خدا تعالیٰ کا ایک نام بمعنی غالب ہے اور اردو مین پیارے کو بولتے ہین ۔ خصوصاً قریبی رشتہ دارون کو ۔ جبر ۔ عربی زبان مین نقصان کا پورا کر دینا پٹی باندھنا اور اسی لفظ سے جبیرہ بنا ہے یعنی وہ لکڑی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہین ۔ صفت اس کی جبار ۔ نام خدا تعالیٰ کا ہے یعنی نقصان کا پورا کر دینے والا ۔ مگر اردو مین زبردستی کے معنون مین آتا ہے ۔ سوائے خدا تعالیٰ کے عربی مین بھی زبردستی پر گاہے گاہے اطلاق کرتا ہے ۔ سبب ۔ عربی رسی اور پیوند ۔ مگر اردو مین باعث اور وجہ ۔ نفر ۔ عربی مین گروہ پر بولا جاتا ہے ۔ جس مین تین سے لے کر دس تک داخل ہون مگر اردو مین ایک آدمی پر بولا جاتا ہے اور نوکر کے معنی بھی دیتا ہے یہ مذکورہ تفصیل از روئے لغات عربی و محاورہ اردو ثابت ہوتی ہے ۔ اہل عرب کے اشعار سے بھی یہی مراد پائی جاتی ہے ۔ اردو زبان مین جو مراد ہمیشہ ان الفاظ سے لی جاتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے ۔ مگر بڑے افسوس کا مقام ہے ۔ کہ مخالفین اس سے ایک ایسی مراد خود بخود پیدا کر لیتے ہین جو نہ از روئے لغت درست ہے نہ محاورہ کے رو سے صحیح ۔ بعض مخالفین کم فہم نے جب قرآن شریف مین لفظ مکر کا خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال ہوتا دیکھا تو فوراً بول اٹھے ۔ کہ مسلمانون کا خدا مکار ہے انہون نے باہمی تعلقات کو اور بھی کشیدہ کر دیا اگر وہ قرآن کے سیاق و سباق پر نظر ڈالتے لغات عربی سے مشورہ کرتے عربی محاورہ کو پرکھتے ۔ تو بلا ریب ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ لفظ خالق پر کیا مراد رکھتا ہے ۔ اور مخلوق پر کیا ۔ (سراج الاخبار)

نشان رویاء

ذیل کا خط نور محمد صاحب خانسامان کیطرف سے ہے ۔ چونکہ کاتب نوشت و خواند مین پوری لیاقت نہین رکھتا اس واسطے عبارت اور املا مین غلطیان ہین اور اردو صحیح نہین لیکن چونکہ یہ خواب کا بیان ہے اور موکد بقسم ہے اس لئے مین اس کو اسی طرح چھاپ دیتا ہون جس طرح اس نے لکھا ہے ۔

مین قسم واحد لاشریک کی کھا کر صحیح اور سچ لکھتا ہون کہ مین ایک دفعہ ۱۸۹۱ء مین جہلم نوکر بنام خورشید علی نادر کے پاس تھا ۔ مین نہین جانتا ۔ کہ تاریخ کون تھی مگر ہان اتنا یاد ہے ۔ کہ دن ہفتہ رات جمعرات کی تھی اور وقت صبح صادق کا تھا ۔ کہ مین نے دیکھا کہ ایک پہاڑ قطب کی طرف واقع ہے اور تین طرف بالکل صاف زمین ہے اور لاکھون بلکہ کروڑون آدمی سرون پر ہاتھ رکھ کر روتے ہین مین یعنی اینجانب بھی ان لوگون مین جا کر داخل ہوا تو اینجانب نے بھی ان لوگون سے رونے کا حال دریافت کیا تو انہون نے جواب دیا ۔ کہ آج روز محشر یعنے روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتے ہین کہ آج نیکی اور بدی کی ترازو ہو گی ۔ جس وقت یہ حال معلوم ہوا تو مین بھی رونے لگا ۔ اتنے مین آسمان کھل گیا جیسے کوئی چیز شگاف ہو جاتی ہے ۔ اس مین سے ایک تخت اترا اور ایک آدمی اس پر سوار تھا ۔ جس کا جسم شیشہ کی طرح دکھائی دیتا تھا ۔ جب زمین پر تخت اتر آیا ۔ تو ایک پایہ مین نے پکڑ لیا جو مشرق کی طرف پائے ہوتے ہین ان مین سے جو قبلہ کی طرف منہ کر کے جب آدمی کھڑا ہو دوسرے تو بائین ہوتا ہے ۔ یعنی مشرق کے دو جو پائے ہوتے ہین بائین پایہ پکڑ کر مین رونے لگا جو حضرت تخت نشین تھے وہ میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم کیون روتے ہو ۔ مین نے عرض کی کہ روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتا ہون کہ نیکی تو کوئی نہین کی اور آج وقت آ گیا اس واسطے ڈرتا ہون تب حضرت تخت نشین فرمانے لگے ۔ کہ تم کو اجازت ہے چلے جاؤ برا کام نہ کرنا بخشش کے ہم ذمہ دار ہین پھر میری آنکھ کھل گئی ۔ پھر بعد اس کے ۱۹۰۵ء ماہ جون یا جولائی تھا کہ مین بڑا بیمار تھا اور مین قریباً اس سے پہلے چار برس اپنے ٹبر کا معالجہ کرتا رہا اور قریباً چار صد روپیہ خرچ کیا ۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا ناچار ایک تجویز کی کہ آج زمانہ مین مسیح موعود موجود ہین اور مجھ کو حاجت ہے مین کیون نہ فریاد کرون اس واسطے واجب جان کر ایک کارڈ ڈاکخانہ ڈلوال مین ڈالا جس کا مضمون یہ تھا ۔ کہ میرا عقیدہ ہے کہ میرا ٹبر بیمار ہے جس کی دعا سے میرا ٹبر اچھا ہو جائے گا اس کو مرشد پکڑون گا اس کا جواب حضرت اقدس نے دیا کہ معجزہ طلب کرنے والے اچھے نہین ہوتے ۔ خدا کے حضور دعا کرو اور نماز کو قائم کرو اور ہم بھی دعا کرین گے ۔ یہ خط حضرت اقدس کا تحریر فرمایا ہوا ڈاکخانہ ڈلوال مین تھا اور ڈاکخانہ مجھ سے قریباً آٹھ میل پر تھا ۔ کہ مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ کوئی آدمی مجھ کو کہتا ہے کہ تم نوکری کر رہے ہو اور تمہارا مرشد گھر مین ہے اس بات کو سن کر مین چھٹی لے کر گھر آیا اور دیکھا کہ حضرت اقدس میرے گھر مین موجود ہین مگر ایک آدمی ہمراہ ان کی ہم شکل ہے وہ بھی موجود ہین جب مین مصافحہ کرنے سے فارغ ہوا ۔ تو مین نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے مرشد کی تیرے گھر والون نے خدمت نہین کی ۔ اس واسطے گھر والون پر ناراض ہین تو حضرت اقدس نے فرمایا ۔ کہ ہماری خدمت انہون نے بہت کی ہے اور بیمار تمہارا اب اچھا ہے اور اب ہم گھر کو جاتے ہین ۔ مین نے عرض کی کہ مین ٹکٹ لے کر آپ کو گاڑی پر سوار کراتا ہون تو آپ نے فرمایا ۔ جیسے اللہ تعالیٰ ہم کو آگے لے آیا ہے ۔ اسی طرح سے ہم کو لے جائیگا اور اسٹیشن ملا ایک ضلع جہلم مین ہے ۔ اس پر مین اور حضرت اقدس اور تیسرا آدمی یعنے حضرت اقدس کا ہمراہی تینون پہنچے اور ادہر مغرب کی طرف سے گاڑی آ گئی اس نے وصل کیا تو میری آنکھ کھل گئی اور بعد پھر اسی روز وہ خط میرے پاس حضرت اقدس کا تحریر کیا ہوا عاید ہوا ۔ جس کا ذکر تھا کہ میرا ٹبر اچھا ہو گیا ۔ اچھا کیا تھا ۔ کہ آگے لاٹھی کے سہارے پر چلتے تھے ۔ اور اسی روز لاٹھی پھینک دی ۔ اور چلنے لگ پڑے ۔ حقیقت بیماری کی یہ تھی ۔ کہ پاؤن کے درد سے ایک ٹانگ کم ہو گئی تھی اور زمین پر نہین لگتی تھی ۔ مگر حضرت اقدس کا خط آنا تھا کہ پاؤن زمین پر ٹیک کر چلنے لگ پڑے یہ بات مین اپنے اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے اور قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ سب سچ اور صحیح ہے

خاکسار نور محمد خانسامان ملازم مسٹر اسکاٹ صاحب بہادر محکمہ نمک کھیوڑہ ۔ ضلع جہلم ۔

طاعونی نشان

مخدومی حکیم فضل دین صاحب نے گذشتہ طاعون کے ایام میں بھیرہ سے چند اشد مخالفون کی ہلاکت کے متعلق ایک خط لکھا تھا۔ جو قابل اندراج اخبار تھا مگر اس وقت بہ سبب کاغذون بن مل جانے کے گم ہو گیا اب مل گیا ہے اور درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضور کے چار اور دشمن شکار طاعون ہوئے۔ اور انی مھین من اراد اھانتک پر بھی مہر کر گئے (۱) غلام محمد مولوی سکنہ چکوال جو کرم دین کا گواہ تھا (۲) فضل کریم خواجگان کی قوم سے ایک ایسا شخص تھا کہ گاہ گاہ درس قرآن مجید میں بھی آیا کرتا تھا۔ مگر غائبانہ بدگوئی کرتا چنانچہ ۱۰۔ مئی ۱۹۰۵ء کو اس نے کہا سارا جہان عذاب میں گرفتار ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) ایک آدمی مرزا (صاحب) مر جاتے تو جہان کی نجات ہو جاتی۔ چنانچہ اسی روز سہ پہر کو گرفتار طاعون ہؤا۔ چار۔ پانچ روز سخت تکلیف سے انپتا تڑپتا کراہتا مرگیا۔ (۳) الیاس ہی ایک شیخ تھا۔ یہ سخت دشمن بدخواہ حاسد سلسلہ مبارکہ کا تھا۔ یصدّون عن سبیل اللہ سے بہت حصہ لیتا۔ جب کسی احمدی کمزور علم سے ملاقات ہوتی یا کسی کے احمدی ہونے کی خبر سنی اسے بہت ملامت کرتا۔ کسی قدر چونکہ مطلب بھی کرتا بعض کمزور اس کو جواب نہ دیتے۔ قریب ۱۔ مئی ۱۹۰۵ء کو گرفتار طاعون ہؤا۔ سنا گیا ہے۔ اس کے پڑوسی کہتے ہیں۔ کہ اس کے فرزند نے اس کو باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ وہ کوٹھڑی میں سخت چلاتا شور مچاتا بکواس کرتا رہا یا کوئی چیز (پانی وغیرہ) مانگتا رہا۔ اسی حالت میں چند روز تڑپتا رہا۔ چارپائی سے زمین پر گر پڑا زمین پر گھسٹتا رہا۔ تمام بدن اور چہرہ زخم زخم ہو گیا۔ مرنے کے بعد بھی سنا گیا ہے۔ کہ خوف طاعون سے اس کا کچھ عرصہ تک نزدیک نہیں گیا۔ اس لئے اس کا مونہہ بہت ہی کھلا رہ گیا جو نہایت ہی بدنما ہو گیا۔ کچھ تو مونہہ زخمی تھا کچھ کھلا ہوا حد سے زیادہ جیسے تنّور کے وقت۔ پھر وہ پرانے کپڑے کر ٹکڑون سے بھر دیا گیا۔ بس پھر کیا تھا ہیبت ناک نظارہ نکل آیا اور اس طرح یہ کہ ایک بازو بالکل سیدھا ہو گیا اور ایک ٹانگ بالکل ہوا میں اٹھی ہوئی تھی۔ اب مرنے کے بعد پڑا ہے نہ کوئی نہلاتا ہے نہ میت اٹھاتا۔ اسی طرح قبر میں رکھنے کے وقت کوئی قوم کا آدمی یا رشتہ دار نزدیک نہ آتے تھے۔ ذلت کے ساتھ بیمار رہا ذلت کے ساتھ مرا ذلت کے ساتھ دفن ہؤا۔ خدا تعالیٰ پچھلون کو عبرت دے اور راہ ہدایت پر لا دے۔ آمین۔

(۴) محمد امین پراچہ۔ یہ سلسلہ کا بڑا حاسد تھا۔ اپنے محلے میں یصدّون عن سبیل اللہ میں برابر مشغول رہتا ایک دفعہ جب میرا مباحثہ محلہ خواجگان میں ہؤا تو پہلے مولوی بہاؤالدین بھیرہ معہ مولوی چاوہ والا پھر یہ شخص نوبت بنوبت مقابلہ پر آئے تھے۔ اس وقت یہ پٹواری تھا پھر برخاست ہو گیا۔ آجکل کسی زمیندار کا محصل تھا۔ جب آثار بیماری ظاہر ہوئے گھر کو چلا آیا۔ دوسرے دن مرگیا۔

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں ان سے کون غافل ہیں۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفون نے اسلام پر حملون کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچون میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہائت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضون کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ہیڈ ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونون مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالون میں بہت عمدہ چھپائے ہیں یہ دونون رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۔ عصمت انبیاء
۴ر ۔ ۷ر

ایک دریافت طلب امر

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سال گذشتہ کے اختتام پر ایک قاعدہ تجویز کیا گیا تھا جس کا منشاء یہ تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی تمام مدات کی آمد مفصل ماہوار شائع ہؤا کرے۔ لیکن پہلے ہی مہینہ میں جب اس آمد کی تفصیل کمیٹی کے سامنے آئی تو معلوم ہؤا کہ اس تفصیل کے طبع کرانے میں بہت سا خرچ پڑے گا اس لئے اس کی بجائے یہ قاعدہ تجویز کیا گیا۔ کہ ہر ایک رقم کی جو دفتر محاسب میں پہونچے۔ خواہ وہ کسی مد کی ہو۔ ایک رسید باضابطہ دفتر محاسب سے دی جایا کرے۔ جس کا متنی دفتر محاسب میں رہے مگر ۲ سے کم رقم کی رسید نہ دی جاوے اور یہ اعلان کر دیا جاوے۔ کہ ذریندہ روپیہ کو اگر دفتر محاسب کی رسید نہ پہونچے۔ تو اسے اپنے روپے کے متعلق فی الفور خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی قاعدہ پر اب تک عملدرآمد ہو رہا ہے اور جو رسیدین کارڈون پر فرستندگان رقوم کی خدمت میں بھیجی جاتی ہیں۔ ان کا یہ عام اعلان کر دیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی رقم دفتر محاسب میں بھیجدین اور انہیں باضابطہ رسید محاسب کے دفتر سے محاسب کے دستخطی نہ پہونچے۔ وہ اپنی رقم کے متعلق خط و کتابت کر کے دریافت کرین۔

اب بعض احباب نے پھر یہ تحریک کی ہے۔ کہ کل رقوم کی جو دفتر محاسب میں وصول ہون بالتفصیل رسیدین بطور ضمیمہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز چھپنی چاہیئے۔ اس پر مجلس ناظم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے احمدی پبلک کی رائے اس معاملہ میں لی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبارات تمام احمدی احباب اور بالخصوص احمدی انجمنون کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سوال کے دونون پہلوؤں پر غور کر کے اپنی رائے سے سکرٹری مجلس ناظم کو مطلع کرین چونکہ ایک ایک فرد کی رائے سے معاملہ طول پکڑے گا۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہر ایک جگہ احمدی احباب اپنی اپنی انجمنون میں اس معاملہ کو پیش کر کے انجمن کے فیصلے سے اطلاع دین۔ اس طریق سے مجموعی رائے سب احمدی احباب کی مجلس ناظم کے سامنے آجاویگی ان تمام رائون پر غور کر کے مجلس ناظم اپنی رائے کے ساتھ اس معاملہ کو مجلس معتمدین

ہیں پیش کرسکے گی۔ تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ۱۵ اگست کے اندر اندر اس معاملہ پر بحث کرکے آخری رائے سے مجلس ناظم کو اطلاع دیں۔ چونکہ یہ معاملہ جلدی پیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے صرف اختتام اگست تک ایسی راؤں کا انتظار کیا جاوے۔

وجوہات رسیدوں کے چھپوانے کی ضرورت کی حسب ذیل دیئے گئے ہیں۔

۱۔ اس سے تحریص چندہ دہندگان وغیرہم میں زیادہ چندہ دینے یا از سر نو چندہ شروع کرنے کی پیدا ہوتی ہے

۲۔ چندہ دہندگان باقاعدہ ماہوار چندہ بھجوانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ مخالفوں یا منافقوں کی بہت سی بدظنیاں اس سے رفع ہوجاتی ہیں۔

۴۔ اس سے ہر قسم کی رسید خواہ وہ رقم ۴ر سے بھی کم ہو۔ شائع ہوسکتی ہے۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی رقومات کی رسیدات شائع کرنی بہت ضروری ہیں۔ کیونکہ غلطیاں عموماً ایسی رقومات میں ہی واقع ہوجایا کرتی ہیں۔

۵۔ چونکہ یہ انجمن پبلک اور رجسٹرڈ ہے اس واسطے بھی اس کی آمد شائع ہونی ضروری ہے۔ ان کے بالمقابل حسب ذیل وجوہات ہیں۔

۱۔ کل آمد کی چھپوائی پر ایک کثیر رقم صرف ہوگی۔ جو اور کسی دینی ضرورت کے لئے خرچ ہوسکتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ آمد کے چھپوانیکا جب اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس پر پچھتر روپیہ ماہوار یعنے نوسو روپیہ سالانہ خرچ ہوگا اور جوں جوں آمد بڑھے گی یہ چھپوائی کا خرچ بھی بڑھتا چلا جاویگا۔ یہ خرچ صرف اس صورت میں ہے۔ کہ آمد بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع کرائی جاوے

۲۔ اپنی قسم کے دیکھنے کے لئے ہر ایک شخص کو قریباً سو صفحہ باریک لکھے ہوئے پڑھنے پڑا کریں گے۔ جو محض تضیع اوقات ہے۔

۳۔ ریویو آف ریلیجنز کا ضمیمہ کرنے سے چھپی ہوئی فہرست اصل فرستادگان رقوم کو نہ پہونچے گی۔ بلکہ صرف ان لوگوں رسالہ خریدتے ہیں۔

۴۔ باضابطہ رسیدیں بھیجنے کا خرچ آٹھ دس روپے ماہوار سے زائد نہیں اور اس سے فرستندہ کو جلدی اطمینان بھی ہو جاتا ہے۔ مطبوعہ رسیدوں کے لئے بعض احباب کو ڈیڑھ ماہ کے قریب انتظار کرنا پڑا کریگا۔ اور اتنی دیر بعد تحقیقات میں بھی مشکلات پیدا ہوں گے پس اگر رسیدیں بھی چھپوائی جاویں۔ تو بھی باضابطہ رسید فرستندہ کو دینے کے واسطے کام نہیں چل سکتا۔

۵۔ اگر بطور ضمیمہ رسیدیں نہ چھپوائی جاویں بلکہ الگ رسالہ کی صورت میں چھاپ کر بھیجے جاویں۔ تو خرچ اور بھی بڑھ جائے گا۔

۶۔ اکثر چندہ دینے والے اس قسم کی تحریکوں کے محتاج نہیں۔ کہ ان کے نام چھپوائے جاویں۔ بلکہ چندوں کی زیادتی اور قسم کی تحریکات سے ہوتی ہے۔

۷۔ بدظنی کے دور کرنے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ کہ رقم کی باضابطہ رسیدیں دی جاویں۔ جس فرستندہ رقم کو رسید نہ پہونچے وہ اپنی رقم کے متعلق تحقیقات کرے اور کسی تنازعہ کی صورت میں بھی رسید کافی شہادت ہوگی۔

۸۔ مخالفوں اور منافقوں کی بدظنیاں باوجود طبع آمد کے دور نہیں ہوسکتیں معمولی بدظنیوں کے دور کرنے کے لئے ایک مجمل نقشہ ہر مد کی آمد اور خرچ ماہوار کا طبع ہونا کافی ہے۔ جس پر صاحب امین اور ناظر اور محاسب صدر انجمن احمدیہ کے دستخط تصدیقی ہوں۔

۹۔ پبلک یا رجسٹرڈ انجمن کے لئے اپنی آمد شائع کرانا ضروری نہیں ہے۔ زیادتی خرچ کے خلاف دلیل دیگئی ہے۔ کہ جس قدر خرچ ہوگا اس کے بالمقابل رسیدوں کے شائع ہونے سے آمد بڑھ جائیگی۔ دوسری طرف سے یہ دلیل اس کے خلاف دیگئی ہے کہ محض طبع آمد سے آمد میں ترقی ہونا ایک موہوم امید ہے اور خرچ کثیر مستقل ماہوار پڑتا رہیگا۔

جملہ احمدی انجمن اس معاملہ پر غور کرکے جلد تر اپنی اپنی راؤں سے مطلع فرماویں۔ والسلام

خاکسار محمد علی سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۶ اگست ۱۹۰۶ء

تبلیغ

خاکسار معہ سید ستار شاہ صاحب ڈاکٹر رعیہ بماہ مئی ۱۹۰۶ء بحضور والا شان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغرض زیارت قادیان دارالامان پہونچا بروقت رخصت حضرت اقدس نے فرمایا کہ تمہارا تعلق بوجہ ہم اعتقادی وہم طریق مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد الجبار وغیرہ غزنوی سے رہا ہے انکو ہمارے دعویٰ میں شک ہے، تو انکو زبانی امورات ذیل سے آگاہ کردو۔ شاید کوئی سعید فطرت سمجھ جائے (۱) پیشگوئیاں انبیاء سابق (۲) شہادت اللہ تعالیٰ بذریعہ مکالمہ ومخاطبہ بمصداق قولہ تعالیٰ قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم۔ یعنے امور غیبیہ کا اطلاع دینا قبل وقوع امر واقعہ اور پھر اُن کا ظہور ہوجانا۔ (۳) ترقی جماعت متابعین اور تبدیلی حالات بہ تحت احکام ہوکر متقی ہونا مخلوق اللہ کا یہی سنت اللہ چلی آئی ہے جس پر غور و نظر کیا جائے۔ امورات مذکورہ سے ہمارا دعویٰ ثابت ہوتا ہے سو کمترین معہ ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبان مذکور کی خدمت میں حاضر ہوکر سنائے گئے انہوں نے جو جواب دئے بذریعہ نیاز نامہ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے نوازنامہ بنام کمترین رحیم بخش عرائض نویس درجہ اول بمقام رعیہ سکنہ [illegible] دستخطی خود ارسال فرمایا جو ذیل میں حرف بحرف مشتہر ہونے کے لئے باجازت حضرت ممدوح درج اخبارات بدر و الحکم کے پیش کرتا ہوں اور اجازت طبع ہونے کی بذریعہ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر جلد عام ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

مجبی اخویم مولوی رحیم بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا جس قدر آپ نے کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر بخشے۔ درحقیقت علماء کو اپنے شائع کردہ اقوال اور عقائد سے رجوع کرنا مشکل ہے ورنہ یہ مسائل ایسے صاف ہیں کہ ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ آپ اسی طرح کوشش جاری رکھیں۔ اور ہر ایک نیک طبع انسان کو یہ مسائل سنا دیا کریں۔ جو لوگ قرآن شریف کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ان کا سمجھانا مشکل ہے ورنہ بات تو بہت سہل ہے۔ میں درد نقرس سے بیمار ہوں چلنے کی طاقت بھی نہیں۔ بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے مگر طاقت رفتار نہیں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے بخدمت اخویم سید عبد الستار شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برسد

الراقم

مرزا غلام احمد ۔ ۲۳ جون ۱۹۰۶ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اہلیہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب صوبیدار ہاسپٹل اسسٹنٹ نوشہرہ۔
سلطان محمد ولد گاما کوٹلی لوہاران۔ سیالکوٹ۔
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب۔ کریام ضلع جالندھر۔
میاں غلام رسول صاحب نمبردار۔ مالوکے۔ رعیہ۔ سیالکوٹ۔
میاں عطا محمد صاحب شملہ
اہلیہ بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمنر شملہ۔
سید ولادت حسین صاحب مظفرنگر۔
سید رستم علی صاحب
میاں پیر بخش صاحب۔ کڑیانوالہ ضلع گوجرات
میاں کرم الہی صاحب " " "
فضل الہی صاحب " " "
مستری محمد شاہ صاحب اندر گڑھ ناگدا متھرا ریلوے
میاں روشن دین صاحب۔ مردان
میاں نعمت علی صاحب بھیٹی کلاں۔ سیالکوٹ
میاں کریم بخش صاحب " "
میاں خیر الدین صاحب چک ۹۹ نہر جہلم سرگودھا
میاں اللہ دتا صاحب چک ۱۰۲ گودھ پور نہر جہلم
میاں علی گوہر صاحب " " "
چودہری میر بخش صاحب۔ اکبر پور بھلورہ سیالکوٹ
میاں نبی بخش صاحب " " " "
جوایا " " " "
میاں محمد حسین صاحب۔ سعد اللہ پور گوجرات
میاں عبد اللہ خان صاحب۔ چنگا گوجرخاں
میاں نظام الدین صاحب۔ گروبہ۔ ضلع ہوشیارپور
چودہری حسن محمد صاحب۔ کھیوہ باجوہ کلاس والہ سیالکوٹ
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ " " "
میاں محمد حسن صاحب " " "
میاں علی احمد صاحب " " "
میاں سید احمد صاحب " " "
مسمات طالع بی بی " " "
مسمات کاکو " " "
میاں فقیر اللہ صاحب شہر سیالکوٹ
میاں خیراتی معہ اہلیہ " "
میاں مہردین صاحب " "
میاں محمد عبد اللہ صاحب " "
میاں غلام محمد صاحب لائل پور

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ ر

رؤیائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان بشارات کا ذکر۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱ ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۱ ر

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ا ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ ر

انہ ڈکشنری — طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ا ر

کامن احمدی — الہ دادوالے۔ قیمت ۱ ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۲ ر

رسید زر

۱۳۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ مسٹر عبد العلی صاحب ۱۵ روپے
۱۳ " " ۔ نعمت اللہ صاحب ۶ ر
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ نمبر ۱۲۶۷۔ تاج الدین صاحب عہ ر
یکم اگست ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۶۵۔ نور علی صاحب عہ ر
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ نمبر ۷۷۵۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ۳ ر

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارات کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تا کہ اس معاملہ میں کوشش کروں۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون مدرج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفرنگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔
ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔
اکمل آف گولیکی ضلع گجرات